ہیں کہ) یہ چیزیں میں نے اپنی ان آنکھوں سے مشاہدہ کی اور دیکھی ہیں ۔

تبلیغ اسلام ۔ پاکستان سے پہلے جب یہاں انگریزوں کی حکومت تھی تو غیر مسلم سماجی انداز میں یہاں سکونت پذیر تھے ۔ ہمارے علمائے اسلام کا اس زمانہ میں بھی وطیرہ باہمی نزاع تھا ۔ اور اکثر فروعی مسائل میں لڑتے رہتے تھے لیکن کچھ اللہ کے بندے ایسے بھی تھے کہ اسلام کی دعوت، اشاعت اور تبلیغ میں مشغول رہتے تھے ۔ جب انگریزوں کا سندھ پر تسلط ہوا تو سکھر سندھ میں ایک اہل اللہ عالم اور سماجی کارکن مولانا عبدالرحمٰن صاحب رہتے تھے جن کا کام ہی تبلیغ اور اشاعت اسلام تھا ۔ ان کو خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعوت اسلام کے سلسلہ میں ایسی نسبت تھی جب کسی غیر مسلم پر توجہ ڈالتے تھے تو وہ اسی وقت کلمہ توحید پڑھ کر مسلمان ہو جاتا تھا ۔ مولانا عبدالرحمٰن کی عظمت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس دور کے برصغیر کے بہت بڑے عالم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند اور شیخ طریقت مولانا رشید احمد گنگوہی یہ دونوں بزرگ ہندوستان سے چل کر مولانا عبدالرحمٰن سندھی کی زیارت اور ملاقات کے لئے سکھر سندھ تشریف لائے اور مولانا عبدالرحمٰن سندھی سے علمی اور روحانی مجلسیں کیں ۔

سکھر سندھ کے ہندو بڑے کٹر اور متعصب قسم کے غیر مسلم تھے اور ان کا ہمیشہ مسلمانوں سے ٹکراؤ رہتا تھا ۔ لیکن سندھ میں تصوف کے اثر کی وجہ سے سکھر کے یہ ہندو بھی مولانا عبدالرحمٰن سکھر والے کو درویش اور شعبدہ باز بھی سمجھتے تھے لیکن ان کی دعوت اسلام سے بڑے نالاں تھے ۔ انھوں نے نئے حکمرانوں سے شکایت کی اور نئے حاکموں کو کہیں بھی یہ ثبوت تو نہیں ملا کہ مولانا عبدالرحمٰن سندھی زور اور زبردستی سے غیر مسلموں کو مسلمان بنا رہے ہیں بلکہ وہ اپنی رضا و رغبت سے مسلمان ہوتے تھے ۔ پھر بھی انگریز حکمرانوں نے مولانا عبدالرحمٰن پر سکھر شہر کے اندر جانے سے ممانعت کی اور ان کو صرف اس کی اجازت تھی کہ وہ اپنے مدرسے جو کہ دریائے سندھ کے قریب تھا صبح کی نماز کے لئے دریائے سندھ سے وضو کرنے کی اجازت تھی باقی مدرسے سے کہیں بھی باہر نہیں جا سکتے تھے ۔

اس زمانے میں پولیس افسر بھی انگریز ہوتے تھے اور ایک پولیس افسر گھوڑے پر سوار ہو کر مولانا عبدالرحمٰن سندھی کے مدرسے میں چلا آیا اور مدرسے میں بھی گھوڑے سے نہیں اترا اور مولانا عبدالرحمٰن کو بلایا جب مولانا صاحب آئے تو انگریز پولیس افسر نے مولانا سے مخاطب ہو کر کہا کہ ہمارے لئے ہندو اور مسلم دونوں یکساں ہیں آپ کیوں غیر مسلموں کو تنگ کر رہے ہیں ؟ مولانا صاحب نے کہا کہ میں تو لوگوں کو توحید اور دین اسلام

کی تبلیغ اور دعوت کر رہا ہوں آپ کو کس دعوت دے رہا ہوں! انگریز افسر نے کہا کہ ہم مسیحی ہیں خدا کی توحید کو مانتے ہیں۔ یہ سن کر مولانا صاحب نے ان سے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر چلے گئے زمین پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت ہے کہو! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، آپ کا یہی دستور تھا کہ توجہ ڈال کر کلمہ پڑھنے کا حکم فرماتے تھے۔ انگریز افسر نے مولانا کی زبانی کلمہ پڑھنے کا حکم سن کر گھوڑے سے گر پڑے اور وجد میں آ کر اللہ اللہ کہنے لگے اور پھر وہی انگریز مدرسہ کے خادم بن گئے۔

اسی طرح مولانا عبدالرحمٰن صاحب کا ایک کارنامہ بھی سن لیجئے۔ سکھر میں ایک مرتبہ ایک ہندو درویش آیا جس نے دو من الائچی خورد طلب کی اور نہ دینے کی صورت میں اس نے دریا کے کنارے بھوک ہڑتال شروع کی۔ مولانا صاحب جس جگہ دریائے سندھ سے وضو کرنے کے لئے جاتے تھے ہندو فقیر نے اس کے قریب بھوک ہڑتال شروع کی تھی۔ ایک دن ایسا ہوا کہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب کی اس درویش پر نظر پڑی اور اپنے خادم سے ماجرا پوچھا، اس نے سارا قصہ سنایا۔ مولانا صاحب نے فرمایا چلو اس کو ہم سنبھالتے ہیں وہاں پہنچ کر اس فقیر کو ہاتھ دکھایا۔ یہ سندھی کلچر میں ایک تنبیہ ہوتی ہے اور پھر ان سے فرمانے لگے کہ او کم بخت! یہ جان تیری نہیں ہے جو تو اس کو نکال رہا ہے یہ تو اللہ کی ملکیت ہے یہ کہہ کر واپس ہوئے اور سیدھے صبح کی نماز پڑھنے کے مسجد میں آ گئے۔ نماز سے فراغت کے بعد وہ ہندو فقیر سامنے آیا اور اسلام لانے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ مولانا صاحب نے شہر کے معزز ہندو عمائدین کو بلایا اور ان سے کہا کہ میں نے اس فقیر پر کیا دباؤ ڈالا ہے کہ وہ مسلمان ہو رہا ہے۔ ہندوؤں نے فقیر کو دو من الائچی خورد کے بجائے دگنا تگنا الائچی دینا چاہا لیکن فقیر نے کہا کہ مجھے اس مولوی صاحب کے ہاتھ دکھانے سے وہ قلبی سرور ملا ہے کہ اگر مجھے دنیا کی بادشاہی بھی دی جائے تو میں مسلمان ہونے سے نہ رکوں گا۔ مولانا تاج محمود امروٹی بھی عبدالرحمٰن کے تربیت یافتہ تھے ان کے ہاتھ پر سات ہزار غیر مسلم مسلمان بنے تھے۔

ماہنامہ دعوتِ اسلام لاہور کا ساتواں شمارہ نظر سے گذرا جو میرے دوست مولانا عبدالقادر آزاد کی ادارت میں نکلتا ہے اس کے صفحہ پچاس پر یہ سرخی پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی کہ اس دور میں بھی دعوت اسلام کا کام ہو رہا ہے۔ سرخی یہ ہے کہ مبلغ اسلام حضرت مولانا سید محمد عبدالقادر آزاد کے ہاتھ پر ماہ فروری سنہ ۹۵ء میں ۵۸ غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا پھر ان کے نام اور پتہ وغیرہ دیا گیا ہے مولانا آزاد صاحب صد ہا آفرین کے مستحق ہیں کہ انفرادی طور پر دعوتِ اسلام کا کتنا بڑا کام سرانجام دے رہے ہیں

(بقیہ: صفحہ ۲۸ پر)